امان علی تقوی ثجر

شعر و ادب

جہاد مسلمان کے ایمان کی کسوٹی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "جہاد ہی سے تو پتہ چل سکتا ہے کہ اپنے ایمان میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے" عفا اللہ عنک لم اذنت لھم حتی یتبین لک الذین صدقوا و تعلم الکاذبین اسی لیے مسلمان تلوار کے نام سے شرماتا نہیں ۔ جس طرح افراد کو تحمل اور مقابلہ دونوں عادات کی ضرورت ہے اسی طرح جماعتوں کو بھی ان دونوں عادتوں کی ضرورت ہوتی ہے ۔ ہماری جنت تلواروں کے سایہ میں ہے کیونکہ اسلام محض نظریاتی دین نہیں ، اسلام عمل اور یقین کامل کا دین ہے چنانچہ کامل مسلمان بننے کے لیے مجاہد ہونا اولین شرط ہے ۔

دراصل اسلام ایک ایسا کامل نظام زندگی ہے جس میں رکوع و سجود اور ذکر و شغل اور اللہ و رسولؐ پر ایمان لانے کے ساتھ اسلامی نظام کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالنے والوں کے خلاف صف آرا ہو جانا ہی عین اسلام ہے قانون بغیر قوت کے بے معنی چیز ہے مسلمان ایسی اہنسا کا قائل نہیں جس میں مار کھا کر ہاتھ نہ اٹھایا جائے ۔ یا ایک گال پر طمانچہ لگے تو دوسرا گال بھی بڑھا دیا جائے مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں ۔ اس کسوٹی پر جو ذات سب سے اعلیٰ و ارفع نظر آتی ہے وہ خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے جن کا جہاد بالنفس اور جہاد بالسیف دونوں اپنی مثال آپ ہیں ۔ حضورؐ کی زندگی کا وہ دور جو کفار اور مشرکین اور معاندین اسلام کی ریشہ دوانیوں اور دشمنیوں کا مقابلہ کرنے نیز امور مملکت کا انتظام و انصرام کرنے اور میدان جنگ میں کفار کے کئی گنا زیادہ لشکروں کو ہزیمت دینے میں گزرا وہ حکمت و سیاست اور فن جنگ میں ماہرانہ قیادت کے اعتبار سے اتنا ہی اہم ہے جتنے ان کے دیگر افعال و اقوال ہیں ۔ جس طرح دینی و دنیاوی فلاح

کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال سے بہتر کوئی ضابطہ نہیں ہے۔ اسی طرح تاریخ عالم میں ان کے غزوات کا جواب بھی نہیں ملتا۔ ان میں جدال و قتال ہی نہیں بلکہ فہم و بصیرت عدل و انصاف، رحم و امن کا ہر پہلو نمایاں ہے۔ اسی وصف کی بدولت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں لڑی جانے والی ایسی جنگیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس شریک ہوئے ان کو عام لفظ "حرب" سے ہٹ کر "غزوات" سے موسوم کیا گیا ہے۔

"غزوات" غزوہ کی جمع ہے جس کے معنی جنگ کے ہیں۔ لیکن اصطلاحًا ایسی جنگ مراد ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ نفس نفیس شرکت کی ہو۔ اس کے برعکس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں کسی صحابی کی سرکردگی میں جیوش کی نقل و حرکت یا لشکر کشی کو سریہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جس میں کم سے کم پانچ افراد کا اجتماع ضروری ہے۔ جنگ لڑی جانا شرط نہیں دفاعی اغراض سے ان کا متحرک ہونا کافی ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ستائیس ۲۷ غزوات اور چھپن ۵۶ سریے ہوئے۔ ان غزوات میں سے حسب ذیل ۹ غزوات ایسے ہیں جن پر اجماع ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے دستِ مبارک سے قتال فرمایا:

(۱) بدر (۲) احد (۳) مریسیع (۴) خندق (۵) قریظہ (۶) خیبر (۷) فتح مکہ (۸) حنین (۹) طائف

غزوات میں شرکت کے دوران قائمقامی کے فرائض:

غزوات میں شرکت کی غرض سے جانے کی صورت یعنی مدینہ میں جن اصحاب کو قائمقام نامزد کیا گیا ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:

سعد بن عبادہ (ایک مرتبہ) سعد بن معاذ (ایک مرتبہ) زید بن حارثہ (ایک مرتبہ) ابوسلمہ بن عبدالاسد المخزومی (ایک مرتبہ) عبداللہ بن ام المکتوم (بارہ مرتبہ) ابولبابہ بن عبدالمنذر العمری، (دو مرتبہ) عثمان بن عفان (دو مرتبہ) عبداللہ بن رواحہ (ایک مرتبہ) سباع بن عرفطۃ الغفاری، (دو مرتبہ)۔

پچیسویں اور چھبیسویں غزوات کے موقعوں پر قائمقاموں کے نام درج نہیں۔

سپہ سالاری کے فرائض:

مختلف غزوات میں جن افراد کو جھنڈے دیے گئے وہی اس غزوہ کا سپہ سالار تھا ان اصحاب

...م حسب ذیل ہیں۔

حضرت حمزہؓ بن عبد المطلب (تین مرتبہ) سعد بن ابی وقاصؓ (دو مرتبہ) علیؓ بن ابی طالب (دو مرتبہ) اسید بن حضیرؓ (ایک مرتبہ) الحباب بن المنذر (دو مرتبہ) سعد بن عبادہؓ (پانچ مرتبہ) معصب بن عمیرؓ (ایک مرتبہ) ابوبکر صدیقؓ (دو مرتبہ) زید بن حارثہؓ (ایک مرتبہ) المقداد بن عمروؓ (ایک مرتبہ) قیس بن سعد بن عبادہؓ (ایک مرتبہ) حضرت عمرؓ بن خطاب (ایک مرتبہ) خالد بن ولیدؓ (ایک مرتبہ)

افواج کی تعداد و تناسب

افواج کی تعداد و تناسب منسلکہ گوشوارہ میں درج ہے لیکن مسلمانوں کی کم سے کم تعداد غزوہ ذی العشیرہ میں ۱۵۰ تھی اور کفار کی کم سے کم تعداد غزوہ بواط میں ۱۰۰ تھی۔ مسلمانوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد غزوہ تبوک میں تیس ہزار تھی اور کفار کی غزوہ خندق یا احزاب میں دس ہزار تھی۔

(مسلم) شہیدوں اور (کافر) مقتولین کی تعداد

شہیدوں اور مقتولین کی تعداد کا تناسب گوشوارہ سے واضح ہے۔ یہاں پر کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کی وضاحت کی جاتی ہے۔ مسلمان شہیدوں کی سب سے زیادہ تعداد غزوہ بدر میں رہی اور کم سے کم دو غزوات المریسیع وحنین میں ایک ایک رہی۔ جبکہ کفار میں مقتولین کی زیادہ سے زیادہ تعداد غزوہ بنی قریظہ میں ۶۰۰ یا ۷۰۰ کے قریب رہی اور کم سے کم غزوہ تبوک میں ایک رہی۔ ۱۷ غزوات ایسے ہیں جن میں قتال نہیں ہوا۔

غزوات اور اس کے اہم واقعات کا اجمال

۱۔ غزوہ ابواء یا ودان

(اول) قافلہ قریش کے روکنے کے لیے پیش آیا۔ لیکن جنگ نہیں ہوئی۔

(دوم) صرف اہل قریش شریک ہوئے انصار نہیں ہوئے۔

(سوم) بنی کنانہ کی ایک شاخ بنی ضمرہ سے جنگ نہ کرنے اور باہم مدد کا معاہدہ کیا گیا۔

۲۔ غزوہ بواط

مخالف جیش کے ساتھ دو ہزار اونٹ تھے جنگ نہیں ہوئی۔

۳۔ سفوان کا غزوہ

کوز بن جابر الفہری چوپایوں کے چور کی تلاش میں پیش آیا۔

۴۔ ذی العشیر کا غزوہ

(۱) قافلہ قریش کے سفر شام کو روکنے کے لیے پیش آیا۔ جنگ نہیں ہوئی۔

(۲) مسلم افواج کے پاس اس مرتبہ اونٹ بھی تھے۔

(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابوتراب" حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی پر مقرر ہوئی۔

۵۔ غزوہ بدر کبریٰ

(۱) بیرابی عنبہ کے مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لشکر کی تنظیم فرمائی۔

(۲) ۳۱۳ میں آٹھ وہ اصحاب شامل ہیں جو دیگر خدمات یا شدید مجبوریوں کی وجہ سے شریک جدال نہ ہوسکے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شریک جنگ قرار دیا۔

(۳) مسلمانوں میں سب سے پہلے نکلنے والا فرد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام مہجع تھا۔

(۴) انصار میں سب سے پہلے شہید ہونے والے حارثہ بن سراقہ تھے۔

(۵) غزوہ بدر میں مہاجرین کی تعداد ۷۶ اور انصار کی ۲۳۷ تھی۔

(۶) ابوجہل کام آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کے مطابق اس کا گھٹنا گزرگاہ خلائق ہوا۔

(۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار ذوالفقار اپنے لیے مخصوص فرمائی۔

(۸) سواری میں مسلمانوں کے پاس ستر اونٹ اور دو گھوڑے تھے اور کفار کے پاس ۱۰۰ گھوڑے اور کافی تعداد میں اونٹ تھے۔ کیونکہ نو دس اونٹ روز ذبح کیے جاتے تھے۔ اس علامت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ لگایا کہ لشکر کی تعداد نو سو یا ہزار کے درمیان ہے۔

(۹) جنگ کی پہل کرنے والا عمیر بن وہب تھا جس نے عامر بن الحضری (مسلمان) پر حملہ کر کے جنگ کی پہل کی۔

(۱۰) شیبہ، عتبہ بن ربیع اور ولید بن عتبہ کی للکار پر قبیلہ بنی حارث کے تین انصاری معاذ معوذ اور عوف جو عفراء کے فرزند تھے۔ مقابلے کے لیے نکلے لیکن کفار نے ان سے مقابلہ کرنا

پسند نہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں واپس بلالیا اور اپنے قبیلے بنی ہاشم کے اپنے رشتہ دار حضرت حمزہؓ (چچا) اور حضرت علیؓ (چچازاد بھائی اور داماد) اور عبیدہ الحارث بن المطلب بن عبد مناف کو مقابلے کے لیے بھیجا اور ان سے مقابلہ منظور کرلیا گیا۔ یہ تینوں مسلمان اپنے مقابل تینوں کفار پر غالب رہے اور انھیں قتل کردیا۔

(۱۱) ۲۲ مسلمان شہید ہوئے جن میں ۱۴ قریش کے مہاجر تھے اور ۸ انصاری تھے۔

(۱۲) ۷۰ کفار ہلاک اور ۷۰ قید ہوئے۔

(۱۳) مال غنیمت پر عبداللہ بن کعب المازنی عامل مقرر کیے گئے۔

۶۔ غزوہ بنی قینقاع

(۱) اس غزوہ کا نام مقام کے بجائے قبیلے کے نام سے موسوم ہوا۔

(۲) میثاق کو توڑنے کی وجہ سے جنگ ہوئی۔

(۳) اس جنگ میں مال غنیمت کے علاوہ تین عمدہ کمانیں، تین تلواریں، تین نیزے، اوزار زرگری دستیاب ہوئیں۔

(۴) خمس کا آغاز ہوا جو حضور کی ذات کے لیے مختص ہوا۔

۷۔ غزوہ سویق

(۱) یہ غزوہ بھی بلحاظ مقام مشہور نہیں ہوا۔ بلکہ مشرکین ستوؤں کی رسد چھوڑ بھاگ گئے تھے اسی مناسبت سے غزوہ سویق کہلایا۔ کیونکہ عربی میں ستو کو سویق کہتے ہیں۔

(۲) جنگ نہیں ہوئی غنیم بھاگ کھڑے ہوئے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ان کی تعداد چالیس تھی۔

۸۔ غزوہ قرقرۃ الکدر یا قرارۃ الکدر

(۱) مال غنیمت کی تقسیم کا اصول مقرر ہوا۔

(۲) پانچ سو اونٹ غنیمت میں ملے۔ خمس یعنی پانچواں حصہ (۱۰۰) اونٹ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نکالنے کے بعد ۴۰۰ اونٹ فی کس دو کے حساب سے تقسیم کردیے گئے۔

۹۔ غزوہ غطفان

(۱) جبار نامی ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر مسلمان ہوگیا۔ اسی نے غنیم کی نقل وحرکت کی اطلاع بہم پہنچائی۔ غنیم بھاگ گئے جنگ نہیں ہوئی۔

(۲) دعثور بن حارث برہنہ تلوار لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے آکر کھڑا ہوگیا اور بولا آج آپ کو کون بچائے گا۔ آپؐ نے جواب دیا "اللہ" یہ سنتے ہی اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھالیا اور فرمایا "تجھے مجھ سے کون بچائے گا" اس نے کہا "کوئی نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے رسول ہیں"۔ اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: "یاایھاالذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذھم قوم الآیہ (اے ایمان والو اپنے اوپر اللہ کے انعام کو یاد کرو جبکہ ایک قوم نے تم پر دست درازی کا ارادہ کیا تو اللہ نے ان کا ہاتھ روک لیا)۔

۱۰۔ بنی سلیم

بنی سلیم کے مجمع کی اطلاع پر بحران پہنچے تو وہ لوگ منتشر ہوچکے تھے اس لیے جنگ نہیں ہوئی۔ یہ غزوہ بھی مقام کے بجائے قبیلے کے نام سے موسوم ہے۔

۱۱۔ غزوہ احد

(۱) مشرکین کی فوج تین ہزار تھی۔ ان کے پاس سات سو زرہیں دو سو گھوڑے تین ہزار اونٹ اور پندرہ عورتیں تھیں۔ ان کے برعکس مسلمانوں کے پاس صرف دو گھوڑے تھے۔

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جبیر کو تیر اندازوں کے رسالے کا عامل مقرر کیا۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیادہ پا صفوں کو درست کیا میمنہ اور میسرہ بنایا بعض روایتوں میں احد کو اپنی پشت پر اور مدینے کو اپنے سامنے رکھا۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو دو زرہیں، خود اور لوہے کی ٹوپی پہنے ہوئے تھے۔

(۵) مشرکین نے اپنی صف بندی اس طرح کی کہ میمنہ پر خالد بن ولید کو اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل کو عامل مقرر کیا۔ میمنہ اور میسرہ پر دو سو گھوڑے متعین کیے گئے تھے پیادوں کا عامل صفوان بن امیہ کو، لیکن بعض کی روایت کے مطابق عمرو بن العاص کو مقرر کیا گیا۔ سو تیر انداز

کی جمعیت پر عبداللہ بن ابی ربیعہ کو عامل مقرر کیا گیا۔

(۶) طلحہ بن ابی طلحہ جھنڈا بردار سردار لشکر تھا جس کا نام عبداللہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار بن قصی تھا۔ حضرت علیؓ سے مقابلہ پر آیا اور مارا گیا۔

(۷) دوسرا جھنڈا بردار ابوشیبہ بن ابی طلحہ کو حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب نے قتل کیا۔

(۸) ابوسعد بن ابن ابی طلحہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے تیر سے شدید مجروح ہوکر قتل کردیا گیا۔

(۹) مسافع بن طلحہ ابن ابی طلحہ کو عاصم بن ثابت نے تیر مار کر قتل کر دیا۔

(۱۰) کلاب بن طلحہ ابن ابی طلحہ کو زبیر بن عوام نے قتل کردیا۔

(۱۱) الجلاس بن طلحہ ابن ابی طلحہ کو طلحہ بن عبیداللہ نے قتل کردیا۔

(۱۲) ارطاۃ بن شرحبیل کو حضرت علی نے قتل کر دیا۔

(۱۳) شریح بن قارظ کو کسی نامعلوم مسلمان نے قتل کردیا۔

(۱۴) صواب (غلام شریح بن قارظ) کو بعض کی روایت کے مطابق سعدؓ بن ابی وقاص نے اور بعض کی روایت کے مطابق علیؓ بن ابی طالب نے قتل کر دیا۔ اور کوئی کہتا ہے کہ قزوان نے قتل کیا آخری نام زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔

(۱۵) پچاس مسلمان تیراندازوں کے سالار امیر عبداللہ بن جبیر مقرر ہوئے اس جیش کے اختلاف کے نتیجہ میں احد میں مسلمانوں کو غلبہ کے بجائے ہزیمت اٹھانی پڑی۔ کیونکہ مغلوب کفار کے ایک جیش نے جس کے سالار خالد بن ولید یا عکرمہ بن ابی جہل تھے۔ کوہ عینین کا مورچہ خالی پاکر حملہ کردیا اسی وجہ سے مسلمان مغلوب ہوتے چلے گئے۔ مسلمانوں کے جھنڈا بردار مصعب بن عمیر شہید کر دیئے گیے۔ اس کے بعد تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر اڑا دی گئی اس کی وجہ سے مسلمان ہمت ہار کر منتشر ہو گئے۔ صرف ۱۴ مسلمان ثابت قدم رہے جن میں۔ مہاجر اور ے انصاری تھے۔ سات مہاجرین میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شامل تھے۔

(۱۶) یہ پہلا غزوہ تھا کہ آنحضرتؐ بہ نفس نفیس شدید مضروب ہوئے۔ آپ پر ابن قمیئہ نے تلوار سے داہنے پہلو پر حملہ کیا۔ اس کے نتیجے میں کوچیلوں اور آگے کے دانتوں کے درمیانی چار

دانتوں پر شدید ضرب آئی ۔

(۱۷) حسب ذیل سربرآوردہ مسلمان شہیدوں کے ناموں کے محاذی ان کے قاتلوں کے نام بھی درج کیے جاتے اگرچہ کل شہداء کی تعداد ۱۰۰ ہے جن میں ۳۰ مہاجر اور ۷۰ انصاری ہیں :

حضرت حمزہؓ بن عبد المطلب	ایک وحشی
عبداللہ بن جحشؓ	ابوالحکم بن الاخنس بن شریق
مصعب بن عمیرؓ	ابن قمیئہ
شماس بن عثمان بن الشرید المخزومی	ابی ابن خلف الجمحی
عبداللہ بن الہیب (بنی سعد)	وہب بن قابوس المزنی
عبدالرحمن بن الہیب (بنی سعد)	حارث بن عقبہ بن قابوس (بھتیجا المزنی مذکورہ)
عمرو بن معاذ (برادر سعد بن معاذ)	
حذیفہ کے والد الیمان)	غلطی سے مسلمانوں نے قتل کر دیا ۔
حنظلہ بن ابی عامر راہب	
سعد بن خیثمہ کے والد خیثمہ	
ابوبکر کے داماد خارجہ بن زید بن ابی زہیر	
سعد بن ربیع	
ابوسعید الخدری کے والد	
مالک بن سنان	
العباس بن عبادہ بن نضلہ	
مجذر بن زیاد	
عبداللہ بن عمرو بن حرام	
عمرو بن الجموح	

۲۳ مشرک مقتولین میں سے حسب ذیل دس اصحاب زیادہ نمایاں ہیں :

۱۔ عبداللہ بن حمیر بن زہیر بن الحارث بن اسد بن عبد العزی

۲۔ ابوعزیز بن عمیر

۳۔ ابوالحکم بن اخنس بن شریق الثقفی (علیؓ ابن ابی طالب نے قتل کیا)

۴۔ سباع بن عبد العزی خزاعی جو ام انمارہ کا بیٹا تھا (حمزہؓ بن عبدالمطلب نے قتل کیا)۔

۵۔ ہشام بن ابی امیہ بن المغیرہ ۔

۶۔ الولید بن العاص ابن ہشام ۔

۷۔ امیۃ بن ابی حذیفہ بن مغیرہ ۔

۸۔ خالد بن الاعلم العقیلی ۔

۹۔ ابی بن خلف الجمحی ۔ (جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے قتل کیا)

۱۰۔ ابوعزہ الجمحی (ان کا نام عمرو بن عبداللہ بن عمیر بن وہب بن حذافہ بن جمح ہے) یہ وہ شخص ہے جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بدعہدی کی تھی اور غزوہ احد میں حضورؐ نے صرف اسی کو گرفتار کرایا تھا اور بعد میں بحکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم عاصم بن ثابت بن ابی الافلح نے اس کو قتل کر دیا تھا)۔

(۱۸) غزوہ احد کے مقتولین بغیر غسل کے بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دفنا دیے گئے تھے۔

(۱۹) ایک قبر میں دو دفنائے جانے والے حسب ذیل افراد تھے ۔

(الف) عبداللہ بن عمر بن حرام اور عمر بن الجموح ۔

(ب) خارجہ بن زید اور سعد بن ربیع ۔

(ج) نعمان بن مالک اور عبدۃ بن الحسحاس ۔

(۲۰) شماس بن عثمان المخزومی سب سے آخر میں دفنائے گئے ۔

(۲۱) ابن ابی اور دیگر منافقین نے مدینہ منورہ میں کفار کی فتح کا جشن منایا ۔

(۲۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کی بے تدبیری پر تاسف کیا تو اس موقع پر لیس لک من الامر شیئ او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظالمون (یعنی آپ کو اس

معاملے میں کوئی دخل نہیں۔ خدا کو اختیار ہے کہ ان کو معاف کر دے یا ان پر عذاب کرے کیونکہ یہ لوگ ظالم ہیں) والی آیت نازل ہوئی۔

(۲۳) احد کے معرکہ میں ہزیمت سے گھبرا کر منتشر ہو گئے اس افراتفری کے عالم میں کعب بن مالکؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اور بہ آواز بلند پکارا حضورؐ نے اشارے سے خاموش رہنے کا حکم فرمایا اس موقع پر: "وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم" (یعنی محمدؐ بھی اللہ کے رسول ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزرے کیا یہ مر جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو تم اپنے پیچھے پلیٹ جاؤ گے؟) والی آیت نازل ہوئی۔

(۲۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب اعلان سابق ابی بن خلف الجمحی کو قتل کر دیا تو اس موقع پر "وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ" (جس وقت مارا آپ نے نہیں مارا لیکن اللہ نے مارا) والی آیت نازل ہوئی۔

(۲۵) غزوہ احد میں ہزیمت کے نتیجے میں اسلام سے پھر جانے والوں کے بارے میں "اذ یدعوھم الرسول فی اخراھم" (جبکہ رسول انھیں ان کی دوسری جماعت میں بلا رہے تھے) والی آیت نازل ہوئی کیونکہ اس موقع پر سوائے ۱۲ آدمیوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ سب چھوڑ گئے تھے۔

(۲۶) ابوسفیان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم کرنے کی کوشش کی، جواب نہ پاکر ہبل بت کی بلندی کا نعرہ لگایا، لیکن اس نعرے کا جواب حضورؐ کے حکم سے "اللہ اعلیٰ واجل" (یعنی اللہ بزرگ و برتر ہے) کا نعرہ لگایا گیا۔ ابوسفیان نے جوابًا "العزیٰ بت کے تعلق و وابستگی پر فخر کیا تو مسلمانوں کی طرف سے حضورؐ کے ارشاد پر کہا گیا "اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم" (یعنی اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمھارا مولیٰ نہیں ہے)۔

(۲۷) ثنیۃ الوداع کے مقام سے کچھ دور آگے عبداللہ بن ابی بن سلول کی سرکردگی میں اہل قینقاع کے چھ سو یہودی ملے جو مسلمانوں کی مدد کے لیے آ رہے تھے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاونت لینے سے اس لیے انکار کر دیا کہ مشرکین کے خلاف مشرکین سے مدد نہیں لیں گے۔

۱۲۔ غزوہ حمراء الاسد

(۱) مبازرت نہیں ہوئی۔ دشمن خوف سے بھاگ گیا۔

(۲) جابر بن عبداللہ کے علاوہ باقی سب غزوہ احد والے شریک غزوہ ہوئے۔

(۳) اس غزوہ میں پانچ سو جگہ پر آگ روشن کی گئی جس کے خوف سے دشمن بھاگ گئے

۱۳۔ غزوہ بنی نضیر

(۱) محمد بن مسلمہ کی معرفت یہودیوں کے سردار کو اپنی جمعیت کے ساتھ دس دن کے اندر شہر سے باہر چلے جانے کا حکم دیا گیا۔ لیکن ابن ابی نے شہر بدر ہونے سے منع کیا۔ اور اپنے ہم قوم اور دو ہزار عربوں کی پوری پوری حمایت کا وعدہ کیا۔ جسے اس نے ایفا نہ کیا۔ اور نوٹس دیے جانے والے یہودیوں کو شہر خالی کرنا پڑا۔ دس دن کی مہلت گزر جانے کی وجہ سے دوبارہ انھیں اس شرط پر جانے کی اجازت دی گئی کہ وہ محض زرہ اور وہ سامان لے جا سکیں گے جو ان کے اونٹ لاد سکیں۔ یہود چار و ناچار اس پر بھی رضامند ہو گئے۔ کیونکہ ان کا محاصرہ سخت تھا۔ اور ان کا باغ کاٹ ڈالا گیا تھا۔

(۲) بنی نضیر کا باغ البویرہ جلا دیا گیا تھا اس موقع پر "ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة على اصولها فباذن الله" (یعنی تم نے جو کھجور کے درخت کاٹ ڈالے یا انھیں ان کی جڑوں پر قائم رہنے دیا تو یہ اللہ ہی کے حکم سے ہوا۔ تاکہ اللہ کافروں کو ذلیل کرے۔

(۳) مع عورتوں اور بچوں کے چھ سو اونٹ مال بردار لے کر گئے۔

(۴) مسلمانوں کو پچاس زرہیں، پچاس خود اور تین سو چالیس تلواریں غنیمت میں ملیں۔

(۵) بنی نضیر میں وصول ہونے والے مال غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم نہیں کیا گیا بلکہ صحابہؓ میں تقسیم کر دیا گیا۔ جن لوگوں میں تقسیم کیا گیا ان میں سے مہاجرین کے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) ابوبکر صدیق کو بیر حجر (۲) عمر بن الخطاب کو بیر جرم۔ (۳) عبدالرحمٰن بن عوف کو سوالہ (۴) صہیب بن سنان کو الضراطہ (۵) زبیر بن العوام اور (۶) ابو سلمہ بن عبدالاسد کو البویلہ (۷) سہل بن حنیف اور (۸) ابو دجانہ کو وہ مال دیا جو ابن خرشہ کا مال کہلاتا تھا۔

غزوہ بدر الموعد

(۱) احد کے معرکہ کارزار سے منتشر ہونے سے پہلے ابوسفیان نے بدر الصفرا کے میدان میں دوبارہ صف آراء ہونے کا اعلان کیا تھا لیکن وقت معینہ پر خشک سالی کے سبب ارادہ ترک کردینا چاہتا تھا البتہ ساتھ ہی ساتھ اپنی سبکی کا خوف بھی ستا رہا تھا۔ اس وقت اس نے نعیم بن مسعود الاشجعی کو اس مقصد کے لیے منتخب کیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچ کر مسلمانوں پر اس کے فوجی اثر کا دبدبہ کا احساس دلائے اور ان کو مبارزت پر آنے سے روک دے۔ اس نے یہ خدمت انجام دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ" اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں ضرور ضرور روانہ ہوں گا۔ خواہ میرے ہمراہ کوئی شخص بھی ہو یا نہ ہو"۔

(۲) ابوسفیان دو ہزار قریش کے ہمراہ مکے سے روانہ ہوا، اس کے ساتھ پچاس گھوڑے لیکن مجنتہ تک ہی پہنچے تھے جو مرالظہران میں ہے ابوسفیان کو پھر خشک سال کے خیال نے ستایا اور اس نے واپسی کا ارادہ ظاہر کیا۔ اور واپس ہوگیا۔

(۳) اہل مکہ نے اس لشکر کا نام جیش السویق (ستو کا لشکر) رکھا کیونکہ یہ لوگ ستو پیتے ہوئے نکلے تھے۔

(۴) اس غزوہ کو غزوہ بدر الصغریٰ بھی کہتے ہیں۔ اس غزوہ میں قتال نہیں ہوا۔

۱۵۔ غزوہ ذات الرقاع:

(۱) اس غزوہ میں پہلی مرتبہ نماز خوف پڑھی گئی۔ طرفین میں جنگ نہیں ہوئی۔

(۲) غنیم فرار ہو چکے تھے البتہ ان کی عورتیں رہی تھیں، جنھیں گرفتار کرلیا گیا۔

(۳) مشرکین میں سے ایک شخص نے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی درخت پر لٹکی ہوئی تلوار اٹھا کر اس پر سونت لی اور کہا کہ آپ مجھ سے ڈرتے ہیں جواب ملا نہیں، اس نے پھر کہا "آپ کو مجھ سے کون بچائے گا"۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا "اللہ" اس جواب کے بعد اس سے تلوار میان میں کردی اور لٹکادی۔

۱۶۔ غزوہ دومتہ الجندل

(۱) جنگ نہیں ہوئی۔ غنیم مسلمانوں کی آمد کی خبر پر منتشر ہوگئے۔ ایک شخص گرفتار ہوا۔

(۲) عیینہ بن حصن سے اس امر پر صلح کرلی کہ وہ تغلمین اور اس کے قرب وجوار سے المراض

...ک جانور چھوٹے، وہ مقام سرسبز تھا اور عینیہ کا شہر خشک تھا۔

۱۷۔ غزوہ المریسیع

(۱) حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ اس غزوہ میں ہمراہ تھیں۔ اسی غزوہ میں حضرت عائشہؓ کی تہمت کا واقعہ پیش آیا تھا اور ان کی برات پر آیت نازل ہوئی۔

(۲) سردار حارث بن ابی ضرار کی دعوت مبارزت پر غزوہ پیش آیا۔

(۳) اس جنگ میں قتال ہوا۔ مشرکین میں سے ۱۰ قتل ہوئے اور باقی گرفتار ہو گئے۔ مسلمانوں سے ایک صاحب شہید ہوئے۔ مشرکین کی عورتیں اور بچے بھی گرفتار ہوئے اور اونٹ و بکریاں پکڑی گئیں۔ ان میں دو ہزار اونٹ اور پانچ ہزار بکریاں تھیں۔

(۴) غنیمت کی تقسیم کا یہ اصول متعین کیا گیا کہ اونٹ اور بکریاں بھی تقسیم کی گئیں۔ ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر کیا گیا۔ گھر کا سامان اس کے ہاتھ فروخت کیا گیا جو زیادہ دیتا تھا۔ گھوڑے کے دو حصے اس کے مالک کا ایک حصہ اور پیادے کا ایک حصہ لگایا گیا۔ اس تقسیم کا ایک ذمہ دار محمیۃ بن جزء کو قرار دیا گیا۔ انھوں نے خمس بھی نکالا۔

(۵) جویریۃ بنت الحارث بن ابی ضرار کو نو اوقیہ مکاتب سے تعین کو موصوفہ کی کتابت کی دستاویز پر ادا کر کے ان سے عقد کر لیا۔

(۶) قریش اور انصار میں غلط فہمی کی بنیاد پر پانی پر جھگڑا ہو گیا منافقوں نے جو اس غزوہ میں سب سے زیادہ شریک تھے۔ مزید ہوا دی، لیکن آخر کار مصالحت ہو گئی۔

(۷) تیمم کی آیت نازل ہوئی۔

۱۸۔ غزوہ خندق یا احزاب

(۱) بنی نضیر نے اپنی جلا وطنی کا بدلہ لینے کے لیے قریش مکہ کو حملہ کی ترغیب دی اور باہم معاہدہ کر کے بعد میں غطفان و سلیم سے بھی معاہدہ کیا اور مبارزت کے لیے روانہ ہوئے۔

(۲) اس غزوہ میں غنیم لشکر کی تعداد دس ہزار تھی۔ ان کے ساتھ پندرہ سو اونٹ اور تین سو گھوڑے تھے۔ ان کا جھنڈا بردار عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ تھا۔ سردار لشکر ابو سفیان بن حرب تھا۔ اور دوسرا نامور سردار سفیان بن عبد شمس تھا۔ جو حرب بن امیہ کا حلیف اور اس ابو الاعور السلمی

کا باپ تھا جو جنگ صفین میں معاویہ کے ساتھ تھا۔ ان سرداروں کے علاوہ بنو اسد کے سردار طلحہ بن خویلد الاسدی اور فزارہ کے سردار عینیہ بن حصن معہ ایک ہزار اونٹوں کے شریک غزوہ ہوئے۔ ان کے علاوہ نامور قبیلوں کے نامور سردار یعنی مسعود بن رخیلہ سردار قبیلہ اشجع اور حارث بن عوف سردار بنو مرہ بھی شریک غزوہ خندق ہوئے۔

(۳) حملے مذکور کی اطلاع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابیوں کو بلا کر مشورہ فرمایا۔ حضرت سلمان فارسی نے خندق کی رائے دی جو حاضرین کو پسند آئی۔

(۴) کوہ سلع کے میدان کو چھاؤنی مقرر کیا گیا اور سلع کو پس پشت کیا۔ مسلمان لشکر کی تعداد تین ہزار تھی۔

(۵) خندق کی کھدائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ نفس نفیس کام کیا۔

(۶) مسلمان عورتوں اور بچوں کو قلعہ بند کر دیا گیا۔ سلمہ بن اسلم دو سو آدمیوں کے ساتھ اور زید بن حارثہ تین سو آدمیوں کے ساتھ مدینے کی حفاظت پر مامور رہے اور عباد بن بشیر مع دوسرے انصار کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمے کی حفاظت کرتے تھے۔

(۷) مشرکین میں بھی باری باری ڈیوٹی لگائی گئی۔ کسی دن ابوسفیان بن حرب، کسی دن خالد بن ولید، کسی دن عمرو بن العاص، کسی دن ہبیرہ بن ابی وہب اور کسی دن ضرار بن الخطاب الفہری اپنے ساتھیوں کے ہمراہ گشت کرتے اور حفاظت کرتے تھے۔

(۸) ۲۳ ذیقعدہ یوم بدھ ۵ ہجری کو محاصرہ ختم ہوا۔

(۹) خالد بن ولید سے مقابلہ سخت ہوا یہاں تک کہ اس مورچے کے سارے حاضرین معہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر سے عشا تک کسی وقت کی نماز نہ پڑھ سکے۔

(۱۰) غزوہ خندق کے مشہور شہدا کے نام حسب ذیل ہیں:

(الف) انس بن اوس بن عتیک جو بنی عبدالاشہل میں سے تھے۔ انھیں خالد بن ولید نے شہید کیا۔

(ب) عبداللہ بن سہیل الاستہلی۔

(ج) ثعلبہ بن عنمہ بن عدی بن نابی، جن کو ہبیرہ بن وہب نے شہید کیا۔

(۱۰) کعب بن زیدی جو بنی دینا میں سے تھے انہیں ضرار بن الخطاب نے شہید کیا ۔

(۱۱) مشرکین میں سے عثمان بن منبہ بن عبید بن السباق بھی قتل ہوا ۔ جو بنی عبدالدار بن قصی میں سے تھا ۔ دوسرا عمرو بن ود تھا ۔ جس کو حضرت علیؓ نے قتل کیا ۔

(۱۲) اس غزوہ میں بڑے سے بڑے صحابی نے خود خندق کھودنے کا کام اور مٹی ڈھوئی اس کام میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس شریک رہے اور صحابیوں کے ساتھ مٹی بھی ڈھوتے رہے ۔

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریظہ سے قریظہ کے معاہدہ توڑ دینے پر "انزل الذین ظاھروھم من اھل الکتاب من صیاصیھم" (اور جن اہل کتاب نے ان مشرکین کی مدد کی تھی ان کو اللہ نے ان کے قلعوں میں سے اتار دیا) والی آیت نازل ہوئی ۔

(۱۴) جبکہ مشرکین مدینہ کا محاصرہ کیے ہوئے تھے تو اللہ نے ان پر ایسی آندھی بھیجی جس نے خیموں کو اکھاڑ دیا ، ہانڈیاں الٹ دیں ، کچاؤں کو دفن کر دیا ۔ اور میخوں کو اکھاڑ پھینکا ، لوگ اس طرح روانہ ہوئے کہ کوئی کسی کی طرف رُخ نہ کرتا تھا ۔ اس وقت "اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیھم ریحا وجنودا لم تروھا" (یعنی اس وقت کو یاد کرو جب کہ تمہارے پاس ایک لشکر آیا پھر ہم نے ان پر آندھی اور ایک ایسے لشکر کو بھیجا جس کو تم نہیں دیکھ سکتے تھے) والی آیت نازل ہوئی ۔

(۱۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد و ہدایت تھی کہ شب خون مارا جائے تو "ھم لاینصرون" کا ورد رہنا چاہیے ۔

(۱۶) "وکفی اللہ المومنین القتال" ۔ (یعنی جنگ میں اللہ ہی مومنین کے لیے کافی ہو گیا) سے غزوہ احزاب کے حملہ آوروں کا نفاق مراد ہے جو بذریعہ نعیم بن مسعود الاشجعی عمل میں آیا ۔

۱۹ - بنی قریظہ :

(۱) اس غزوہ کے شرکاء لشکر تین ہزار تھے ۔ ان کے ساتھ چھتیس گھوڑے تھے ۔

(۲) بنی قریظہ مقابلے پر آنے کے بجائے محصور ہو کر بیٹھ رہے ۔ اور محاصرے کی سختی سے پریشان ہو کر ابولبابہ بن عبدالمنذر کو بلا لیا ۔ ابولبابہ نے ان لوگوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادے کا اظہار کر دیا مگر فوراً ہی اس غلطی کا احساس کر لیا ۔ اور انتہائی شرمندہ ہوئے توبہ کے لیے گڑگڑائے

تو توبہ قبول ہوئی

(۳) بنی قریظہ نے بغیر جنگ کے ہتھیار ڈال دیئے اور نیچے اتر آئے۔ ان کی مشکیں کس کے ایک کنارے کر دیا گیا۔ بعد میں عورتوں اور بچوں کو برآمد کیا گیا۔ گرفتار شدہ مردوں پر محمد بن مسلمہ کو اور عورتوں اور بچوں پر عبداللہ بن سلام کو عامل مقرر کیا۔

(۴) تمام و کمال اثاث البیت جمع کیا گیا۔ اس میں پندرہ سو تلواریں، تین سو زرہیں، دو ہزار نیزے پندرہ سو ڈھالیں جو چمڑے کی تھیں ملیں۔ شراب اور شراب کے مٹکے بھی تھے جو سب کے سب بہا دیئے گئے اس غنیمت میں پانی کھینچنے اور چلنے والے بہت سے اونٹ بھی تھے۔

(۵) اوس کی خواہش پر ان کے سردار قبیلہ سعد بن معاذ نے اس غزوہ کے غنیمت اور قیدیوں کا فیصلہ کیا جو از روئے بشارت آنحضرتؐ خدا کے فیصلے کے مطابق تھا۔

(۶) بروز جمعرات ۷، ذی الحجہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مراجعت فرمائی۔

(۷) ریحانہ بنت عمرو کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے منتخب فرمایا تھا۔

(۸) غنیمت کے تین ہزار بہتر حصے بنے۔ گھوڑے کے دو حصے اور اس کے مالک کا ایک حصہ خمس محمیہ بن جزء الزبیدی کے پاس پہنچا دیا گیا۔

(۹) بالغوں کو قتل کیا گیا اور نابالغوں کو چھوڑ دیا گیا۔

۲۰۔ بنی لحیان

(۱) یہ غزوہ عاصم بن ثابت اور ان کے ساتھیوں کو صدمہ محسوس کرنے کی وجہ سے ہوا۔

(۲) بنو لحیان والوں کو حملے کی خبر ملی تو بھاگ گئے۔ جنگ نہیں ہوئی۔

(۳) اس غزوہ میں ۲۰۰ نفری جمعیت کے ساتھ بیس گھوڑے بھی تھے۔

۲۱۔ غزوہ الغابہ

(۱) یہ غزوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ دینے والی ۲۰ اونٹنیوں کی چوری کی وجہ سے ہوا۔ یہ اونٹنیاں الغابہ کی چراگاہ میں ابوذر کی نگرانی میں چرا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ بدھ کی رات کو عیینہ بن حصن نے اپنے چالیس ہمراہیوں کے ساتھ ان پر دھاوا کیا اور انھیں ہنکا لے گیا۔ اور ابوذر کے بیٹے کو قتل کر دیا۔ اس ڈکیتی کے مرتکبین کو سزا دینے کے لیے غزوہ عمل میں آیا۔

(۲) المقداد بن عمرو کو مقدمۃ الجیش کے طور پر روانہ فرمایا گیا۔

(۳) سعد بن عبادہ کو ان کی قوم کے تین سو آدمیوں کے ساتھ مدینے کی حفاظت کے لیے مقرر کیا گیا۔

(۴) المقداد نے سب سے پہلے سامنے پڑھنے والے مسعدۃ کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد عمرو بن حبیب بن عینیہ بن حصن کو اور قرفہ بن مالک بن حذیفہ بن بدر کو بھی قتل کر دیا پہلے مقتول کے گھوڑے اور ہتھیار دونوں چیزیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے المقداد ہی کو عنایت فرمادیں ان مشرکین کے علاوہ اثار بن عمرو بن اثار کو عکاشہ بن محصن نے قتل کر دیا۔

(۵) مسلمان مرد محرز بن فضلہ کو مسعدہ نے شہید کیا۔

(۶) سلمہ نے اجازت چاہی کہ ایک مقابل لشکر پر حملہ کرکے ان کے جانوروں کو چھین لیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمھیں اختیار ہے مگر سہولت اختیار کرنا۔" ان لوگوں کا شور وغل بنی عمرو بن عوف تک گیا تو امداد آئی اور برابر لشکر آتے رہے جن میں لوگ پیادہ بھی تھے۔ اور اپنے اونٹوں پر بھی تھے۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذی قرد میں پہنچ گئے۔ انھوں نے دس اونٹنیاں چھین لیں اور وہ قوم بقیہ اونٹنیوں کے ساتھ جو دس تھی بچ گئی۔

(۷) نماز خسوف بھی پڑھی گئی

(۸) مسلمان لشکر میں ہر سو اصحاب پر ایک اونٹ تقسیم کیا جاتا تھا جن کی کل تعداد ۵۰۰ تھی۔ سعد بن عبادہ برابر رسد غذا مہیا کرتے رہے۔ کئی بورے کھجور اور دس اونٹ روانہ کیے۔

(۹) چوری ہو جانے والے اونٹوں کو معرکے کے بعد حاصل کر لیا گیا۔

(۱۰) اس جیش سواروں میں ابوقتادہ اور پیادوں میں سلمہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت تعریف کی۔

(جاری ہے)